بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۴۳

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم سہ شنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸ | یکم فتح ۱۳۴۳ ہش ۲۵ رجب ۱۳۸۴ھ یکم دسمبر ۱۹۶۴ء | نمبر ۲۷۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۳۰ نومبر ۹½ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹھیک رہی۔ البتہ عصر کے وقت کچھ بے چینی کی تکلیف ہوگئی۔ اِس وقت طبیعت اچھی ہے۔ کل حضور نے پانچ احباب کو شرفِ ملاقات بخشا۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳۰ نومبر۔ مبلغ نائیجیریا مکرم چوہدری رشید الدین صاحب مغربی افریقہ میں ساڑھے تین سال تک فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد کل مورخہ ۲۹ نومبر بروز اتوار ۶ بجے شام جناب ایکسپریس سے ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ اہل ربوہ نے بہت کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر جمع ہوکر آپ کو نہایت پُر خلوص طریق پر خوش آمدید کہا۔ احباب نے آپ سے مصافحہ و معانقہ کرنے کے علاوہ آپ کو بکثرت پھولوں کے ہار پہنائے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا مرکز سلسلہ میں واپس آنا مبارک کرے اور آپ کو خدمتِ دین کی بیش از بیش توفیق سے نوازے۔ آمین

ربوہ ۳۰ نومبر۔ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر دیوان علاج کی غرض سے لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ احباب آپ کی شفائے کامل و عاجل کے لئے دعا کریں۔

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کی سالانہ نمائش مورخہ یکم دسمبر ۱۹۶۴ء بروز منگل بوقت ۹½ بجے صبح لجنہ اماء اللہ ہال میں لگ رہی ہے۔ اس میں خورد و نوش کے علاوہ بچوں کی طرف سے تفریحی پروگرام بھی پیش کیا جائے گا۔ خواتین کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ شمولیت فرما کر ننھے بچوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

ہیڈ مسٹرس فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

صحابہؓ کی جماعت سے ملنے کے آرزومند ہو تو صحابہؓ کا رنگ پیدا کرو

ہر رنگ اور ہر صورت میں تم وہی شکل اختیار کرو جو صحابہؓ کی تھی

"اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذّت اور روشنی آتی ہے۔ مجاہدات کی اِس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی ایک مشکل امر ہے۔ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے بدوں اس کے اطاعت ہو نہیں سکتی۔ اور ہوائے نفس ہی ایک ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے موحدوں کے قلب میں بھی بُت بن سکتی ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین جو جلالی اور جمالی رنگوں کو لئے ہوئے تھے۔ ان میں ایک کشش اور قوت تھی جو بے اختیار دلوں کو کھینچ لیتی تھی۔ اور پھر آپؐ کی جماعت نے اطاعت الرسول کا وہ نمونہ دکھایا اور ان کی استقامت ایسی فوق الکرامت ثابت ہوئی کہ جو کوئی ان کو دیکھتا وہ بے اختیار ہو کر ان کی طرف چلا آتا تھا۔

غرض صحابہؓ کی سی حالت اور وحدت کی ضرورت اب بھی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اِس جماعت کو جو مسیح موعودؑ کے ہاتھ سے تیار ہو رہی ہے اُس جماعت کے ساتھ شامل کیا ہے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تیار کی تھی۔ اور چونکہ جماعت کی ترقی ایسے ہی لوگوں کے نمونہ سے ہوتی ہے اس لئے تم جو مسیح موعودؑ کی جماعت کہلا کر صحابہؓ کی جماعت سے ملنے کی آرزو رکھتے ہو اپنے اندر صحابہؓ کا رنگ پیدا کرو۔ اطاعت ہو تو ویسی ہو، باہم محبت اور اخوت ہو تو ویسی ہو، غرض ہر رنگ میں ہر صورت میں تم وہی شکل اختیار کرو جو صحابہؓ کی تھی۔

جو لوگ ہمارے مخالف ہو کر ہم کو گالیاں دیتے ہیں اور دجال اور کافر کہتے ہیں ہم اس کی ذرہ بھی پروا نہیں کرتے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک آدمی کو نورِ فطرت اور قوتِ فیصلہ عطا کی ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلایا گیا ہے مگر مَیں کہتا ہوں کہ یہ صحیح نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ دل کی نالیاں اطاعت کے پانی سے لبریز ہو کر بہہ نکلی تھیں۔ ان کی اطاعت اور اتحاد کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے دوسرے دلوں کو تسخیر کر لیا۔"

(الحکم نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۱ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم دسمبر ۶۲ء

جلسہ سالانہ کی کشش

جلسہ سالانہ قریب آگیا ہے۔ قریب کیا آگیا ہے سمجھو کہ آ ہی گیا ہے۔ یکم دسمبر سے ہی احباب اپنے گھروں میں جلسہ کے لئے تیاریاں شروع کر دیتے ہیں۔ گویا جلسہ احباب کے گھروں میں شروع ہو جاتا ہے۔ بچے۔ جوان بوڑھے مستورات سب جلسہ کے رنگ میں رنگ جاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ سال میں جلسہ کے ایام احمدیوں کے لئے خاص اہمیت کے حامل بن جاتے ہیں۔ کئی دوست تو ایک جلسہ سے جا کر دوسرے جلسہ کی تیاری شروع کر دیتے ہیں۔ ایسے لوگ اکثر وہ ہوتے ہیں جن کو سال بھر اپنی کمائی میں سے جلسہ میں شامل ہونے کے لئے اخراجات جمع کرنے ہوتے ہیں۔ وہ تھوڑا تھوڑا روز بچا کر بمشکل اتنا جمع کر سکتے ہیں کہ وہ جلسہ میں آنے کے لئے آمد و رفت کا کرایہ بنا سکیں۔ ان دوستوں کا جلسہ نرالی شان رکھتا ہے۔ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض دوست جدوجہد کے باوجود کرایہ بھی نہیں بنا سکتے اور محروم رہ جاتے ہیں۔ ان دوستوں کی عجیب حالت دیکھی گئی ہے۔ تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں ایسے مخیر دوستوں کی کمی نہیں جو تلاش کر کر کے اپنے نادار بھائیوں کے اخراجات بھی برداشت کرتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ہمارا جلسہ سالانہ احمدیوں کے لئے بعض صورتوں میں عیدین سے بھی بڑھ کر خوشی کا باعث ہوتا ہے۔ عیدین میں تو صرف ایک شہر اور اس کے گرد و نواح کے مسلمان جمع ہوتے ہیں مگر جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں تمام دنیا کے احباب جمع ہوتے ہیں۔ کئی دوست تو ہزاروں روپیہ کرائے پر خرچ کر کے تشریف لاتے ہیں۔

ہمارا جلسہ کوئی میلہ نہیں ہوتا تاہم یہ خدا پرستوں کا میلہ بھی ہوتا ہے۔ دنیا بھی کوئی جگہ سوا مکہ مکرمہ کے جہاں حج کے ایام میں اطراف عالم کے مسلمان فریضہ حج کی غرض سے جمع ہوتے ہیں۔ ایسی نہیں ہے جہاں خدا پرستوں کا اجتماع اتنا بڑا اور اتنا رحمتوں اور برکتوں کا حامل ہوتا ہو جتنا کہ ربوہ میں ہمارا جلسہ سالانہ ہوتا ہے۔ یہ رحمتیں اور برکتیں ایسی ہیں کہ ان میں خاندان کے خاندان حصہ دار ہوتے ہیں۔ ہزاروں خاندان پورے کے پورے گھر بار چھوڑ چھاڑ کر اس میں شمولیت کرتے ہیں۔ دن بھی ایسے ہوتے ہیں کہ جب شدید سردی پڑتی ہے۔ لیکن اہل ایمان کے دلوں کی گرمی شدت کو محسوس ہی نہیں ہونے دیتی۔ راقم الحروف کو وہ نظارہ نہیں بھولتا جب پہلی دفعہ غیر احمدی ہونے کی حالت میں قادیان کے جلسہ جوبلی پر آیا۔ سیالکوٹ سے سپیشل ٹرین میں سفر کیا تھا۔ گاڑی لبالب بھری ہوئی تھی لوگ اس طرح جڑ کر بیٹھے تھے کہ ایک انچ کہیں خالی جگہ نہیں تھی۔ اتنی بھیڑ کبھی معمولی سفر میں ہوتی تو انسان سفر کا ارادہ ہی ترک کر دیتا مگر اس وقت حال یہ تھا کہ سب لوگ گویا ایک مقدس نشہ میں سرشار تھے۔ جب ویرکا جنکشن پر گاڑی پہنچی تو سٹیشن پر قادیان جانے والوں کے خاندان کے خاندان پہلے ہی موجود تھے کمبلوں والے اور صوٹوں والے جوان اور بوڑھے اور بچے اور مستورات گودوں میں بچے اٹھائے ہماری سپیشل کی طرف لپکے۔

الغرض اتنی بھیڑ تھی کہ ایک پوری گاڑی ہی اس کو سنبھال سکتی تھی مگر حیرت ہے کہ سب کے سب ہماری سپیشل میں جو پہلے ہی لدی ہوئی تھی سما گئے۔ یہ جوش و خروش دیکھ کر باوجود غیر احمدی ہونے کے دل خوشی سے بلیوں اچھلنے لگا۔ اے خدا یہ کیا کشش ہے جو ان لوگوں کو لے جا رہی ہے یہ کشش کیسی ہے؟ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات پڑھنے سے معلوم ہوا کہ یہ کشش کہاں سے آتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

”وہ ایک خاص کشش ہوتی ہے جو کہ انبیاء علیہم السلام کو دی جاتی ہے اور تمام پاکیزہ دلوں کو وہ محسوس ہوتی ہے۔ اور جو اس سے متاثر ہوتے ہیں وہ ایک فوق العادت زندگی کا نمونہ دکھلاتے ہیں اور ہیروں کے ٹکڑوں کی طرح اس کشش کی چمک نظر آتی ہے اور جس کو وہ کشش عطا ہوتی ہے وہ الٰہی طاقتوں کا سرچشمہ ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کی نادر اور مخفی قدرتیں جو عام طور پر ظاہر نہیں ہوتیں ایسے شخص کے ذریعہ ظاہر ہوتی ہیں اور اسی کشش سے ان کو کامیابی ہوتی ہے۔ دنیا میں جس قدر انبیاء آئے ہیں کیا وہ دنیا کے سارے مکر و فریب اور فلسفے سے پورے واقف ہو کر آتے ہیں جس سے وہ مخلوق پر غالب ہوتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ ان میں ایک کشش ہوتی ہے جس سے لوگ ان کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں اور جب دعا کی جاتی ہے وہ کشش کے ذریعہ سے زہریلے مادہ پر جو لوگوں کے اندر ہوتا ہے اثر کرتی ہے اور اس ا روحانی مریض کو تسلی اور تسکین بخشتی ہے۔ یہ ایک ایسی بات ہے جو کہ بیان میں ہی نہیں آسکتی اور اصل منزل تو یہی ہے کہ وہ کشش طبیعت میں پیدا ہو جاوے۔ سچا تقویٰ اور استقامت بغیر اس صاحب کشش کی موجودگی کے پیدا نہیں ہو سکتے اور نہ اس کے سوا قوم بنتی ہے۔ یہی کشش ہے جو کہ دلوں میں قبولیت ڈالتی ہے۔ اس کے بغیر ایک غلام اور نوکر بھی اپنے آقا کی خاطر خواہ فرمانبرداری نہیں کر سکتا اور اسی کے نہ ہونے کی وجہ سے نوکر اور غلام جن پر بڑے انعام و اکرام کئے گئے ہوں آخرکار نمک حرام نکل آتے ہیں۔ بادشاہوں کی ایک تعداد کثیر ایسے غلاموں کے ہاتھوں سے ذبح ہوتی رہی لیکن کیا کوئی ایسی نظیر انبیاء میں دکھلا سکتا ہے کہ کوئی نبی اپنے کسی غلام یا مرید سے قتل ہوا ہے؟ مال اور زر یا اور کوئی ذریعہ دل کو اس طرح سے قابو نہیں کر سکتا جس طرح سے یہ کشش قابو کرتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ کیا بات تھی کہ جس کے ہونے سے صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس قدر صدق دکھایا اور انہوں نے نہ صرف بت پرستی اور مخلوق پرستی ہی سے منہ موڑا بلکہ درحقیقت ان کے اندر سے دنیا کی طلب ہی مسلوب ہو گئی اور وہ خدا کو دیکھنے لگ گئے وہ نہایت سرگرمی سے خدا تعالیٰ کی راہ میں ایسے فدا تھے کہ گویا ہر ایک ان میں سے ابراہیم تھا۔ انہوں نے کامل اخلاص سے خدا تعالےٰ کا جلال ظاہر کرنے کے لئے وہ کام کئے جس کی نظیر بعد اس کے کبھی پیدا نہیں ہوئی اور خوشی سے دین کی راہ میں ذبح ہونا قبول کیا بلکہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہ نے جو یکلخت شہادت نہ پائی تو ان کو خیال گزرا کہ شاید ہمارے صدق میں کچھ کسر ہے جیسے کہ اس آیت میں اشارہ ہے منهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر۔ یعنی بعض تو شہید ہو چکے تھے اور بعض منتظر تھے کہ کب شہادت نصیب ہو۔ اب دیکھنا چاہیئے کہ کیا ان لوگوں کو دوسروں کی طرح حوائج نہ تھے اور اولاد کی محبت اور دوسرے تعلقات نہ تھے؟ مگر اس کشش نے ان کو ایسا مستانہ بنا دیا تھا کہ دین کو ہر ایک شئے پر مقدم کیا ہوا تھا۔

الآیکونوا مومنین کی تفسیر میں ایک نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خیال پیدا ہوا ہو گا کہ مجھ میں شاید وہ کامل کشش نہیں ہے ورنہ ابوجہل او رات پر آجاتا۔ پھر وہ خود ہی اس کا جواب دیتا ہے کہ آپ میں کشش تو کامل تھی لیکن بعض فطرتیں ہی ایسی ہو جاتی ہیں کہ وہ اس قابل نہیں رہتیں کہ نور کو قبول کریں اس لئے ایسے لوگوں کا محروم رہنا ہی اچھا ہوتا ہے۔

دنیا اور مافیہا پر دین کو مقدم کر لینا بغیر کشش الٰہی کے پیدا نہیں ہو سکتا جن لوگوں میں یہ کشش نہیں ہوتی وہ ذرا سے ابتلا سے تبدیل مذہب کر لیتے ہیں اور حکومت کے دباؤ سے فوراً ہاں میں ہاں ملانے لگ جاتے ہیں۔ مسیلمہ کذاب کے ساتھ ایک لاکھ تک ہو گئے تھے مگر چونکہ اس میں وہ کشش نہ تھی اس لئے آخرکار سب کے سب فنا ہو گئے۔

غرضیکہ کسی کے منجانب اللہ ہونے کی دلیل یہی ہے کہ اس کو کشش دی جاوے اور یہی بڑا معجزہ ہے جو کہ لکھوکھا انسانوں کو اس کا گرویدہ اور جاں نثار بنا دیتی ہے۔ کسی ایک کو اپنا گرویدہ کرنا محال ہوتا ہے کوئی کر کے دیکھے تو حال معلوم ہو۔ سینکڑوں روپے خرچ ہو جاتے ہیں مگر آخرکار دل شکنی ہی ہوتی ہے چہ جائیکہ ایک عالم کو اپنا گرویدہ کر لیا جاوے یہ بغیر اس کشش کے حاصل نہیں ہوتا جو خدا سے عطا ہو۔ بادشاہوں کے رعب اور دھمکیاں اور ایک دنیا بھر کا اس کے مقابلہ پر آجانا یہ سب اس کشش کے گرویدوں کو تذبذب میں نہیں پڑنے دیتیں۔“

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۳۶ تا ۱۳۸)

”اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس کی بنیادی اینٹ خدا تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔“

(حضرت مسیح موعود)

ماضی کے خزانے

حیاتِ قدسی کا ایک ورق

قبولیتِ دعا کے چند ایمان افروز واقعات

رقم فرمودہ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نوّر اللہ مرقدہٗ

(۲)

کرشمۂ قدرت

جن دنوں خاکسار لاہور میں مقیم تھا میاں فیروز الدین صاحب احمدی (جو لاہور میں گلٹ سازی کا کام کرتے تھے) سخت پریشانیوں میں مبتلا ہو گئے۔ اس پریشانی کی حالت میں ان کی ہمشیرہ افضل النساء بیگم صاحبہ اہلیہ میاں نظام الدین صاحب کو خواب میں بتلایا گیا کہ میاں فیروز الدین اگر مولوی غلام رسول صاحب راجیکی سے دعا کرائیں۔ تو اس کے جملہ مصائب و غموم اللہ کے فضل سے دور ہو جائیں گے۔

اس خواب کی بناء پر افضل النساء صاحبہ نے اپنے بھائی کو کہا کہ وہ مجھ سے دعا کرائیں۔ چنانچہ میاں فیروز الدین صاحب نے مجھے دعا کے لئے تحریک کی۔ میں نے وعدہ کیا کہ جب دعا کا کوئی خاص موقعہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے میسر آئے گا۔ تو میں انشاء اللہ دعا کروں گا۔ اس کے بعد وہ متواتر مجھے دعا کے لئے کہتے رہے۔

میاں فیروز الدین صاحب کے واسطے ایک دفعہ مجھے دعا کی خاص تحریک ہوئی۔ اور میں نے ان سے دریافت کیا کہ آپ کو کونسی ضروریات ہیں جن کے پورا ہونے کے لئے آپ دعا کرانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ایک تو ان کی بیوی عارضہ جنون بیمار ہے اس کی شفایابی کے لئے۔ دوسرے مالی پریشانی سے نجات حاصل ہونے کے لئے تیسرے اولاد نرینہ کے لئے۔

میں نے ان کے ان تینوں مقاصد کے لئے دعا کا خاص موقعہ ملنے پر دعا کی۔ اور قلبی تحریک کی بناء پر ان کو اطلاع دے دی کہ اللہ تعالےٰ ان کے تینوں مقاصد پورے فرما دے گا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے اپنی خاص رحمت اور فضل سے میاں فیروز الدین صاحب کے تینوں مقاصد پورے کر دیئے ان کی بیوی کی بیماری ہفتہ عشرہ میں دور ہو گئی۔ بے کاری بھی اتنے ہی عرصہ میں جاتی رہی۔ اور ایک سال کے اندر ان کو اللہ تعالےٰ نے لڑکا بھی عطا فرمایا۔ جس کا نام عبدالحمید رکھا گیا جو اب ماشاء اللہ صاحب اولاد ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی کے متعلق ایک واقعہ

مکرمی شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی جو ریٹائر ہونے کے بعد قادیان میں سلسلہ کے دفاتر میں بھی ایک عرصہ تک کام کرتے رہے ان کی پہلی شادی بٹالہ میں ان کے رشتہ داروں میں ہوئی تھی۔ ان کے ہاں جب اس بیوی سے ایک عرصہ تک کوئی اولاد نہ ہوئی۔ تو انہوں نے مجھ کو دعا کی تحریک کی۔ جب میں دعا کرتا ہوا رات کو سویا تو میں نے رویا میں دیکھا کہ شیخ صاحب کے مکان پر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خچر بغلۃ الشھباء بندھی ہوئی ہے۔

اس خواب کی مجھے یہ تفہیم ہوئی کہ شیخ صاحب موصوف کی اہلیہ محترمہ گو وجہ فطری سعادت کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مخلصانہ تعلق رکھتی ہیں لیکن ناقابل اولاد ہیں۔ چنانچہ میں نے اس رویا سے مکرمی شیخ صاحب کو اطلاع دے دی اور اس کی تعبیر سے بھی آگاہ کر دیا۔ اس کے بعد سالہا سال گزرنے کے باوجود ان کی اہلیہ محترمہ کے کوئی اولاد نہ ہوئی

اس صالحہ بیوی کی وفات کے بعد شیخ صاحب موصوف نے حکیم سراج الحق صاحب احمدی آف ریاست پٹیالہ کی دختر سے شادی کی۔ جس سے خدا تعالےٰ کے فضل سے کئی بچے تولد ہوئے جو اپنے والدین کے لئے قرۃ العین ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

موضع پریم کوٹ کا ایک واقعہ

موضع پریم کوٹ تحصیل حافظ آباد۔ ضلع گوجرانوالہ کے سیکرٹری جماعت منشی اللہ دتہ صاحب کی پہلی شادی کو ۲۰ سال گزر گزر چکے تھے۔ لیکن ان کے ہاں کوئی اولاد نہ تھی۔ میں نے ان کو کہا کہ آپ دوسری شادی کر لیں۔ شاید اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے دوسری بیوی سے آپ کو اولاد عطا فرما دے۔ بعض دوستوں نے کہا کہ اب منشی اللہ دتہ کی عمر شادی کے قابل کہاں ہے وہ بوڑھے ہو چکے ہیں۔ میں نے عرض کی قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت زکریا علیہ السلام کو وھن العظم منی و اشتعل الرأس شیباً کی حالت میں بھی حضرت یحییٰ جیسا فرزند مل گیا۔ منشی اللہ دتہ صاحب تو ابھی حضرت زکریا سے عمر میں ایک ثلث چھوٹے ہوں گے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے ناامید کیوں ہے؟ چنانچہ میں نے بہت اصرار کیا۔ منشی صاحب موصوف دوسری شادی کر لیں وہ کہنے لگے کہ اس عمر میں مجھے رشتہ دینے کے لئے کون تیار ہو گا۔ میں نے کہا کہ آپ شادی کا عزم کریں۔ اللہ تعالےٰ کوئی سامان پیدا فرما دے گا۔ اور میں انشاء اللہ دعا بھی کروں گا۔

جلسہ سالانہ ۱۹۲۳ء میں منشی اللہ دتہ صاحب قادیان آئے اور مجھ کو بھی ملے۔ ان کے ساتھ ایک جوان عورت اور خوبصورت بچہ بھی تھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ آپ کے ساتھ کون عورت ہے کہنے لگے کہ یہ دوسری بیوی ہے جس کے لئے آپ نے دعا کی تھی۔ اور کہا تھا کہ اللہ تعالےٰ دوسری شادی سے بچہ دے گا۔ چنانچہ بفضلہ تعالےٰ ایسا ہی ہوا ہے۔ اس کے بعد ان کے ہاں خدا کے فضل سے اور بھی اولاد ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

دعائے مستجاب

ایک دفعہ میں ضلع سرگودھا میں سلسلہ تبلیغ سفر پر تھا کہ میرا لڑکا عزیز مبشر احمد جس کی اس وقت ۱۲۔ ۱۳ سال کی عمر تھی تپ محرقہ میں مبتلا ہو گیا۔ جب بخار کو آتے ہوئے ۲۹ روز ہو گئے۔ اور اس میں کچھ افاقہ نہ ہوا۔ اور بخار کے ساتھ آنکھیں متورم ہو گئیں اور ان میں پیپ پڑ گئی۔ تو حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے معہ دوسرے ڈاکٹروں کے جو اس کے معالج تھے سخت تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ اول تو بچے کی زیست کی کوئی امید نہیں۔ لیکن اگر وہ جانبر ہو گیا تو بھی اس کی آنکھیں بالکل ضائع ہو جائیں گی۔ اسی دوران میں دفتر نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مجھے تار آیا کہ بچے کی حالت بہت خراب ہے آپ فوراً قادیان پہنچیں چنانچہ میں قادیان آ گیا۔

جب میں نے بچہ کو اس تشویشناک حالت میں دیکھا تو بہت بے چین ہوا۔ اور فوراً وضو کر کے ایک عریضہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا۔ اور خود ایک کوٹھڑی میں داخل ہو کر اور اس کا دروازہ بند کر کے دعا میں مصروف ہوا۔ اس وقت خدا تعالےٰ کے فضل سے مجھے اضطرار کی حالت میسر آ گئی۔ اور روح پگھل کر آستانہ الوہیت پر پانی کی طرح بہنے لگی۔ اور مجھے محسوس ہونے لگا کہ دعا قبول ہو گئی ہے۔ جب میں آدھ یا پون گھنٹہ کے بعد کوٹھڑی سے باہر نکلا۔ اور بچے کو دیکھا تو اس کا تپ اترا ہوا تھا۔ فالحمد للہ

اس کے بعد میں نے تین تولہ گائے کا مکھن پانی سے بیس اکیس دفعہ دھونے کے بعد لیا اور توے پر تین تولہ پھٹکری پسی ہوئی کو اس کے ساتھ دائرہ کی شکل میں بچھا کر اوپر چینی دے دی۔ اور کنارے کو آٹے سے بند کر کے نیچے ایک گھنٹہ تک نرم آگ جلائی۔ بعد ازاں ٹھنڈا کر کے اس مع پھٹکری کو پیس کر شیشی میں ڈال لیا۔ اور یہ دوائی استعمال کرنی شروع کر دی۔ اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے اس معمولی دوائی میں شفا رکھ دی۔ اور چند دنوں میں بچے کی آنکھیں صاف اور درست ہو گئیں۔ فالحمد للہ رب العالمین خیر المحسنین و المحبوبین

دو کامیابیاں

عزیز مبشر احمد اور اس کے چھوٹے بھائی عزیزم عزیز احمد نے جب میٹرک کا امتحان دیا تو ان کے امتحان کے بعد میں سردار شوکت حیات خاں صاحب کے الیکشن کے سلسلہ میں امداد کے لئے کیمل پور گیا۔ جب میں نے اپنے بچوں اور سردار شوکت حیات خان صاحب کے متعلق دعا کی۔ تو مجھ پر بعد نماز فجر غنودگی طاری ہوئی۔ اور الہام ہوا کہ عزیز مبشر احمد اور عزیزم عزیز احمد دونوں امتحان میں کامیاب کر دیئے گئے ہیں۔ اور سردار شوکت حیات بھی کامیاب کر دیئے گئے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے دونوں بچے کامیاب ہو گئے۔ اور سردار صاحب بھی ۳ ہزار ووٹوں پر کامیاب ہو گئے فالحمد للہ علیٰ ذالک

اہانت کی پاداش

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عہد سعادت کی بات ہے کہ خاکسار موضع سعد اللہ پور میں صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دلائل بیان کر رہا تھا کہ وہاں چوہدری فضل داد صاحب موضع چکریاں کے زمینداروں میں سے بھی آ نکلے۔ ان کی طبیعت میں تکبر اور تحکم کا مادہ بہت زیادہ تھا۔ مجھے مخاطب کر کے کہنے لگے۔ تو کیوں دا مرزا کر رہا ہے مرزا کے سوا تجھے کچھ سوجھتا ہی نہیں۔ اور حضرت اقدس کی شان میں بہت سے توہین آمیز الفاظ انہوں نے استعمال کئے۔ میں نے کہا کہ آپ نے حضرت مرزا صاحب کے متعلق جو باتیں سنی ہیں۔ وہ دشمنوں اور مخالفوں کی زبان

سے سنی ہیں جو حضرت مرزا صاحب سے دور رہتے ہیں اور سوائے کورانہ تقلید کے اور کچھ نہیں جانتے جس طرح یہودیوں، عیسائیوں اور ہندوؤں نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنے غلط خیالات اور تصوّرات کی وجہ سے انکار کیا اور آپ کی ذات والا صفات پر طرح طرح کے اعتراضات کئے اور اس میں عیوب و معائب نکالے تا کوئی شخص آپ پر ایمان نہ لا سکے۔ یہی حالت ان مخالفین کی ہے۔ حضرت مرزا صاحب کے پاس نہ تلوار ہے کہ وہ لوگوں کو مرعوب کر کے ایمان لانے پر مجبور کریں اور نہ آپ کے پاس مال و منال ہے کہ طمع اور لالچ دیں۔ پس جو شخص آپ پر ایمان لاتا ہے وہ محض علم صحیح اور جوشِ اخلاص اور حسنِ نیت سے ایسا کرتا ہے اور آپ کی جماعت کا دن بدن بڑھنا اور باوجود انتہائی مخالفت کے بڑھنا آپ کی صداقت اور منجانب اللہ ہونے کا ایک بین ثبوت ہے۔

یہ سن کر چوہدری فضل داد صاحب نے نہایت ہی کبر سے کہا کہ "تمہیں مرزا کے ذریعہ سے کون سی بزرگی اور برکت ملی ہے جو ہمیں میسر نہیں اور ہم اس سے محروم ہیں؟"

مَیں نے جواباً عرض کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب مسیح موعودؑ ظاہر ہوں گے تو وہ خدا تعالےٰ کی مقدس وحی کی روشنی میں امت کے اختلافات کا فیصلہ کریں گے اور سب فرقوں میں سے سعید روحیں اور نیک دل لوگ آپ کے فیصلہ کو قبول کر کے آپؑ کی معیّت اختیار کریں گے۔

پس آج خدا تعالےٰ کے فضل سے مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور پر جہاں بہتّر فرقے آباؤ اجدادؔ کی کورانہ تقلید سے آسمانی فیصلہ کا انکار کر رہے ہیں۔ ہمیں خدا تعالےٰ نے توفیق بخشی کہ ہم نے آسمانی فیصلہ کو قبول کیا اور امامِ وقت کی بیعت کر کے حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو مانا۔

پس ہمیں حضرت مرزا صاحب پر ایمان لا کر علم صحیح اور عقائدِ حقّہ کی نعمت حاصل ہوئی۔ اعمالِ صالحہ بجا لانے کی توفیق ملی۔ ہمیں آپ کے ذریعہ سے بے شمار آسمانی اور زمینی نشانات مشاہدہ کرنے کا موقعہ ملا اور خدا تعالےٰ کی ہستی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت پر پختہ اور کامل یقین حاصل ہوا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر عمل کر کے ہم زندہ خدا کی تجلّیات کے مورد اور زندہ رسولؐ کی برکتوں کے وارث بنیں۔

چوہدری فضل داد صاحب بجائے اس کے کہ میری باتوں کو سن کر کوئی استفسار کرتے اپنے پہلے فقرات کو ہی دہرانے لگے۔ چوہدری اللہ داد صاحب نے بھی ان کو سمجھایا اور بے جا کلمات کے استعمال سے روکا لیکن وہ باز نہ آئے اور کہنے لگے کہ "مرزائی میرا کیا بگاڑ سکتا ہے"۔ مَیں نے عرض کیا کہ چوہدری صاحب! ہمارے مقتدا و پیشوا اور ان کی جماعت کا مقصد بگاڑنا نہیں بلکہ بنانا ہے۔ پس ہماری تو یہی خواہش ہے کہ آپ کا اور آپ کے متعلقین کا کبھی کچھ نہ بگڑے۔ یہ سن کر چوہدری صاحب غضب آلود لہجہ میں بولے کہ "ہمیں تم سے کسی قسم کا فائدہ اٹھانے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی تمہارے مرزا سے کسی قسم کا فائدہ اٹھانے کی ضرورت ہے تو نے ہمیں کیا سمجھا ہے؟ ہم کسی کے محتاج نہیں"۔

مَیں نے عرض کیا کہ چوہدری صاحب! انسان اللہ تعالےٰ کا تو ہر وقت اور ہر آن محتاج ہے بلکہ عالمِ موجودات کا ذرّہ ذرّہ اس کا محتاج ہے۔ انفسی طور پر بھی اور آفاقی طور پر بھی۔ اگر اس کے قوٰے، حواس اور اعضاء میں سے کوئی جاتا رہے یا اس میں اختلال واقع ہو جائے تو انسان اس نقصان کی تلافی محض اپنے ارادہ اور طاقت سے نہیں کر سکتا۔ اسی طرح ہوا، پانی، آگ وغیرہ کی ہر وقت انسان کو ضرورت ہے۔

یہ سنکر چوہدری فضل داد کہنے لگے "کمبخت او مرزائیا! مَیں تجھے اور تیرے مرزا کو کچھ نہیں سمجھتا۔ میری گاؤں میں بڑی جائداد ہے اور ایک وسیع قطعۂ ارضی کا مالک ہوں"۔ مَیں نے کہا کیا آپ کی جائداد مصر کی مملکت سے بھی زیادہ ہے۔ کہنے لگے کہ اتنی نہ سہی لیکن پھر بھی ایک گاؤں کے بہت سے حصہ کا مالک ہوں۔ مَیں نے کہا اگر آپ دنیوی حکومت کو لگان نہ دیں تو وہ آپ کو اس اراضی سے بے دخل کر سکتی ہے تو خدائے ذوالجلال کی حکومت کیا کچھ نہیں کر سکتی۔ کیا اس کے اختیار میں نہیں کہ جس کو چاہے حکومت کے تخت پر قائم کرے اور جس کو چاہے حکومت سے بے دخل کر دے۔ اس پر چوہدری صاحب کہنے لگے کہ کیا تُو اور تیرا مرزا خدا ہے جو مجھے میری مملکت سے بے دخل کر دیں گے"!

مَیں نے عرض کیا کہ مَیں اور میرے پیشوا کسی کو جائداد سے بے دخل کرنا نہیں چاہتے بلکہ ہماری یہ خواہش ہے کہ دنیوی حسنات کے ساتھ اُخروی برکات بھی لوگوں کو حاصل ہوں۔ ہاں جو شخص خدا کے مقدس اور برگزیدہ ماموروں کی توہین کا ارتکاب کرتا ہے وہ خدائی گرفت میں بھی آتا ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب کے ساتھ تو خدا تعالےٰ کا خاص وعدہ ہے کہ اِنّی مُہِینٌ مَن اَرَادَ اِھَانَتَکَ یعنی جو آپ کی اہانت کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کرے گا۔ یہ اللہ تعالےٰ کی غیرت ہے جو وہ اپنے پاک مسیح کے لئے رکھتا ہے۔

یہ سنکر چوہدری صاحب کہنے لگے کہ "تمہیں کچھ طاقت حاصل ہے تو میرا کچھ بگاڑ کر دکھاؤ"۔ مَیں نے عرض کیا کہ مَیں تو آپ کا کچھ بگاڑ نہیں سکتا لیکن اگر آپ کی یہی خواہش ہے تو اس کو پورا کرنے والی ایک ہستی ایسی ہے جو اپنی حکمت اور مصلحت سے ایسا بھی کر سکتی ہے۔ اس پر چوہدری صاحب اونچی آواز سے دشنام طرازی کرتے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے کہ "اس مرزائی کا فر کو مَیں کیا سمجھتا ہوں اور یہ کیا چیز ہے"۔ وہاں سے چلے گئے۔

اہانت کا نتیجہ

اللہ تعالےٰ کی عجیب قدرت ہے کہ اس اہانت آمیز گفتگو کے چند روز بعد چوہدری صاحب مذکور لاہور گئے اور وہاں جاتے ہی ایک طوائف کے چنگل میں پھنس گئے اور اس کو طرح طرح کے سبز باغ دکھا کر اپنے گاؤں موضع چکریاں میں لے آئے۔ وہ عورت کچھ عرصہ تک وہاں رہی اور چوہدری فضل داد کی عزت و دولت برباد کر کے واپس لاہور چلی گئی۔

جو خطیر رقم اِدھر اُدھر سے اکٹھی کر کے چوہدری فضل داد نے اس عورت پر خرچ کی تھی اب اس کی واپسی کا تقاضہ شروع ہوا۔ اور ان کے خلاف مقدمہ کی صورت پیدا ہو گئی۔ یہاں تک کہ اس ذلّت آمیز حالت میں ان کو اپنے آبائی وطن سے روپوش ہونا پڑا اور وہ جائداد جس پر ان کو بڑا ناز تھا کچھ اس ساحرہ نے لوٹ لی اور باقی مقدمات کی نظر ہو گئی۔ غرض یہ کہ وہ تھوڑے ہی عرصہ میں ہر طرح کی ذلّت اور نکبت کا شکار ہو گئے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

جماعتِ احمدیہ کا مقام

اس کے ایک عرصہ بعد جب میں لاہور میں قیام رکھتا تھا اور ان دنوں جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب بالتقابہ مجھ سے تفسیر فوز الکبیر۔ تفسیر بیضاوی اور حجۃ اللہ البالغہ پڑھا کرتے تھے تو مَیں نے ایک رات رؤیا میں دیکھا کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مجھ سے اپنی تفسیر فوز الکبیر پڑھ رہے ہیں۔ مَیں آپ کو پڑھاتے وقت کئی مقامات کی جو احمدیت کی تعلیم کے مطابق قابلِ اصلاح معلوم ہوتے ہیں اصلاح کر رہا ہوں۔ میرے اس اصلاحی بیان کو سنکر حضرت شاہ صاحب بہت ہی خوشی اور مسرت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور مجھے مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ آپ کی جماعت میں جو اوسط درجہ کے افراد ہیں ہم لوگ ان میں سے ہیں۔ اس وقت مجھے یہ بھی تفہیم ہوئی کہ جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب اپنے ذہنِ صافی کے لحاظ سے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی سے بہت مناسبت رکھتے ہیں۔

مجھے کئی دفعہ آپ کی نسبت بشارات ملی ہیں۔ جب آپ وائسرائے کی کونسل کے ممبر ہوئے تو اس سے پہلے مجھے بتایا گیا کہ آپ کامیاب ہو جائیں گے۔ اسی طرح آپ کے فیڈرل کورٹ کے جج بننے سے پہلے بھی مَیں نے خواب میں دیکھا کہ آپ کے سر پر ایک ایسی کلاہ رکھی گئی ہے جس کے کئی گوشے ہیں اور سب اطراف سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس رؤیا کا تعلق آپ کے بعد کے رفیع المنزلت عہدوں سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح جب آپ دہلی میں قیام رکھتے تھے تو مَیں نے آپ کی کوٹھی میں خواب دیکھا کہ آپ کے والد ماجد حضرت چوہدری نصر اللہ خاں صاحب رضی اللہ عنہ برآمدہ میں کھڑے ہیں اور ہاتھ میں قرآن کریم لے کر سورۂ یوسف تلاوت کر رہے ہیں۔ اور بار بار یہ فقرہ دہراتے ہیں۔ "میرا یوسف میرا یوسف"۔ اس خواب سے مَیں نے جناب چوہدری صاحب کو اطلاع دے دی تھی اور مجھے یقین تھا کہ آپ وزارت کے عہدہ پر ضرور فائز ہوں گے۔

فالحمد للہ علیٰ نعمہ

(باقی)

"نشانات کس سے صادر ہوتے ہیں جس کے اعمال بجائے خود خوارق کے درجہ تک پہنچ جائیں۔ مثلاً ایک شخص خدا تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرتا ہے وہ ایسی وفاداری کرے کہ اس کی وفا خارق عادت ہو جاوے۔ اس کی محبت اس کی عبادت خارق عادت ہو۔ ہر شخص ایثار کر سکتا ہے اور کرتا بھی ہے لیکن اس کا ایثار خارق عادت ہو۔ غرض اس کے اخلاق، عبادات اور سب تعلّقات جو خدا تعالےٰ کے ساتھ رکھتا ہے۔ اپنے اندر ایک خارق عادت نمونہ پیدا کریں تو چونکہ خارق عادت کا جواب خارق عادت ہوتا ہے اس لئے اللہ تعالےٰ اس کے ہاتھ پر نشانات ظاہر کرنے لگتا ہے۔ پس جو چاہتا ہے کہ اس سے نشانات کا صدور ہو تو اس کو چاہیئے کہ اپنے اعمال کو اس درجہ تک پہنچائے کہ ان میں خارقِ عادت نتائج کے جذب کی قوت پیدا ہونے لگے۔"

(حضرت مسیح موعودؑ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ورثہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ

(از مکرم محمد افضل صاحب قریشی مبلغ آئیوری کوسٹ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جس وقت حلقہ بگوش اسلام ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو انہوں نے مومنانہ فراست سے بھانپ لیا کہ وہ حضورؐ کے ہاں دیر میں حاضر ہوئے ہیں۔ اور اس تاخیر کی تلافی کی خاطر انہوں نے پختہ ارادہ کر لیا کہ اب وہ حضورؐ کے در اور دامن سے علیحدہ نہ ہوں گے۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری تین سال حضورؐ کے ساتھ سایہ کی طرح رہے۔ بعض دفعہ کئی کئی دن کا فاقہ بھی برداشت کیا۔ لیکن حضورؐ کے دامن کو نہ چھوڑا۔ اور اس مختصر سے عرصہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور اقوال کا عظیم الشان خزانہ جمع کر کے آنے والے متبعین کے لئے چھوڑ گئے۔

ایک دفعہ ان کے بھائی نے جو اس حقیقت سے بے خبر تھے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ کام تو کوئی کرتے نہیں۔ بس سارا دن یونہی مسجد میں پڑے رہتے ہیں۔ اور محنت مزدوری کا سارا کام مجھے ہی کرنا پڑتا ہے۔ جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهٖ

کہ تجھے کیا معلوم کہ تمہیں جو آسانی سے عزت کی روزی مل رہی ہے وہ انہی کے سبب سے ہو۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوہریرہ رضی کی فدائیت نے ایک اور رنگ اختیار کیا۔ کہ محبت الٰہی اور عشق رسولؐ میں گداز ہو کر وہ ایک واعظ کی حیثیت سے منظر عام پر نمودار ہوئے۔ وہ چاہتے تھے کہ محبت اور عشق کی جو آگ ان کے سینہ میں ہے لوگ اس سے بہرہ ور ہوں۔ وہ دنیا داری سے بیزار تھے۔ جب کبھی وہ لوگوں کو دنیا داری میں مصروف و مشغول پاتے تو ان کے دل میں لوگوں کی اس سرد مہری اور غفلت پر اک ابال اٹھتا۔ اور وہ فطرت انسانی کی گہرائیوں سے بھی واقف تھے۔ اسی لئے وہ نہایت سادہ اور آسان پیرایہ میں اس حقیقت کو پیش کرتے۔

ذیل کا واقعہ جو احادیث کے مجموعہ کی کتاب "الترغیب والترھیب" سے درج کیا جاتا ہے۔ آپ کی فراست کی دلیل ہے۔ یہ چار جلدوں کی ضخیم کتاب ہے۔ جو مغربی افریقہ میں بہت مقبول ہے روایت ہے:-

وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ انہ مرّ بسوق المدینۃ فوقف علیھا فقال یا اھل السوق ما اعجزکم! قالوا وما ذاک یا اباھریرۃ؟ قال ذاک میراث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ یُقسم وانتم ھاھنا۔ الا تذھبون فتاخذون نصیبکم منہ قالوا واین ھو؟ قال فی المسجد فخرجوا سراعًا۔ و وقف ابوھریرۃ لھم حتی رجعوا فقال لھم: ما لکم؟ فقالوا یا اباھریرۃ قد اتینا المسجد فدخلنا فیہ فلم نر فیہ شیئًا یُقسم فقال لھم ابوھریرۃ۔ وما رایتم فی المسجد احدًا؟ قالوا بلی رأینا قومًا یصلون۔ وقومًا یقرؤن القران، وقومًا یتذاکرون الحلال والحرام، فقال لھم ابوھریرۃ ویحکم فذاک میراث محمد صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الطبرانی۔

کہ حضرت ابوہریرہ رضی ایک دفعہ مدینہ کی مارکیٹ میں سے گزر رہے تھے کہ آپ کھڑے ہو کر فرمایا کہ مجھے رہ رہ کر آپ کی غفلت اور کم ہمتی پر افسوس آ رہا ہے لوگوں نے عرض کی کہ بات کیا ہے۔ جس پر حضرت ابوہریرہؓ نے بتایا کہ وہاں پر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث تقسیم کی جا رہی ہے اور تم لوگ یہاں بیٹھے ہو۔ کیوں نہ آپ لوگ بھی جا کر اپنا اپنا حصہ لیں۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ کس جگہ میراث تقسیم ہو رہی ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا۔ کہ مسجد نبوی میں۔ جس پر سب لوگ جلدی جلدی مسجد کی طرف روانہ ہوئے۔ لیکن حضرت ابوہریرہؓ وہیں ٹھہرے رہے۔ جب لوگ واپس لوٹے تو دریافت کیا کہ کیا تم اپنا اپنا حصہ لے چکے۔ لوگوں نے بتایا کہ ہم مسجد نبوی میں پہنچے۔ لیکن وہاں تو کوئی چیز تقسیم نہیں کی جا رہی۔ حضرت ابوہریرہ نے دریافت کیا کہ کیا آپ نے وہاں لوگوں کو نہیں دیکھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں ہم نے وہاں بعض لوگوں کو عبادت میں مصروف پایا۔ ایک دوسری جماعت قرآن کریم کی تلاوت میں مصروف تھی۔ کچھ اور لوگ اسلام کے احکام سیکھ رہے تھے۔ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ اے بے خبرو یہی تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث ہے۔

قارئین غور فرمائیں کہ کس طرح نہایت لطیف پیرایہ میں عام۔ سادہ اور آسان طریق سے حضرت ابوہریرہؓ نے مسلمانوں پر واضح کیا۔ کہ ۴۴

۴۴ - دراصل یہ تین چیزیں یعنی عبادت - قرآن کریم اور احکام اسلام کا سیکھنا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ورثہ حاصل کرنا ہے۔ اللھم صل وبارک وسلم علی محمد وعلی آل محمد

جلسہ سالانہ پر صفائی کی ضرورت

(مکرم ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ربوہ)

اجتماعوں اور گھروں کی ہر لحاظ سے صحتمندانہ فضا کے لئے ضروری ہے کہ جسمانی۔ ذہنی اور روحانی صفائی کا بالاستیعاب خیال رکھا جائے۔ ورنہ اگر اس زنجیر کی کوئی بھی کڑی کمزور رہ جائے تو اسبارہ میں باوجود ایک گونہ کوشش کے صحیح کامیابی حاصل نہیں ہوگی۔ لوگوں میں بالطبع نیکی کی خواہش پائی جاتی ہے اور وہ اس کے لئے کوشش بھی کرتے ہیں۔ لیکن عموماً اس امر کو فراموش کر دیا جاتا ہے کہ اثباتی اور سلبی نیکی کے حصول کے ذرائع جدا گانہ ہیں۔ سلبی نیکی کے لئے ضروری ہے کہ راستہ میں جو روکاوٹیں ہوں پہلے انہیں دُور کیا جائے۔ چونکہ بُرائی یا نقص کا دُور کرنا ایک مجاہدہ چاہتا ہے اور اصلاح کے کام کو عدم علم اور عدم تربیت کی وجہ سے عموماً پسند نہیں کیا جاتا اسی لئے اکثر لوگ اس سے گھبراتے ہیں۔ حالانکہ ہر فرد کے لئے بطور مصلح کے لازمی ہے کہ نیکی کی تلقین کے ساتھ ساتھ برائیوں کی اصلاح بھی کرے۔ کیونکہ بغیر اس کے انسانی معراج کی تکمیل نہیں ہوسکتی۔ صحائف آسمانی اور مصلحین ربانی نے یہی راہ اختیار کی ہے جس کا پرتو ان کے ماننے والوں میں بھی نظر آنا چاہیئے۔ لیکن لوگ عموماً یہی چاہتے ہیں کہ بغیر قربانی اور تکلیف کے گوہر مقصود مل جائے۔ ایسا کم ہی ہوتا ہے کہ نیکی کے راستہ میں روکاوٹیں نہ ہوں۔ کیونکہ جہاں گل ہے وہاں خار بھی ہیں اور کانٹوں کو راستہ سے ہٹا کر ہی گل تک پہنچا جاسکتا ہے۔

پچھلے سال محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ایک دو دفعہ صفائی کے متعلق تحریک فرمائی تھی اور پھر آپنے اور آپکے کسی شریک کار نے اسبارہ میں مختلف جگہوں اور گھروں کا معائنہ بھی کیا تھا جس کا بفضل تعالیٰ بہت اچھا اثر ہوا اسطرح کی تحریکات (خواہ وہ تحریری ہوں یا اجتماعات میں تقریری) کے اثر کو روزمرہ کی زندگی میں قائم رکھنے کیلئے ضروری ہے کہ عہدیدار صاحبان اپنے ذاتی نمونہ سے دوسروں کی رہنمائی کریں۔ نیز کام کرنے کی جگہوں اور گھروں کا معائنہ کریں اور تلقین کیساتھ حسب ضرورت اصلاح بھی کرائی جائے۔ یہی وہ راہ ہے جسے اختیار کرنے سے خاطر خواہ اور مستقل نتائج کی امید کی جا سکتی ہے۔ اجتماعی طور پر ایسی تحریکات گاہے بگاہے کی جائیں۔ لیکن جلسوں۔ گھروں۔ محلوں سڑکوں اور بازاروں کا وہاں کے منتظمین روزانہ خیال رکھیں تا یہ چیز ہماری زندگی کا ایک جزو بن جائے۔

قومی اجتماعات پر صفائی ایک بہت اہم امر ہے کیونکہ بعض اوقات ذراسی لغزش ناخوشگوار حالات کا موجب بن جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارا جلسہ سالانہ اب قریب آگیا ہے لہذا جہاں ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اس بابرکت اجتماع سے زیادہ سے زیادہ اخلاقی اور روحانی فوائد حاصل کریں۔ وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ اس موقعہ پر ہم صفائی۔ سادگی۔ وقار اور ڈسپلن کا وہ اعلیٰ معیار پیش کریں جو ہماری اخلاقی اور روحانی اقدار کے حصول میں ممد و معاون ثابت ہو۔ لیکن یہ تبھی ممکن ہو سکے گا جب ہم مندرجہ بالا ہدایات کو اپنا لیں گے کیونکہ ایسے اجتماعات پر بغیر کافی ٹریننگ کے عادات وجذبات بعض اوقات بے قابو بھی ہو جاتے ہیں۔ میں اختصار سے صرف بعض اصولی باتیں عرض کر دیتا ہوں۔

(۱) جسمانی صحت کے قیام کیلئے ضروری ہے۔ کہ دوسری ہدایات کی پابندی کے علاوہ سردی سے بھی بچا جائے نیز گرد نہ اڑائی جائے کہ اس سے بہت سی امراض پیدا ہوتی ہیں۔ محلوں۔ سڑکوں اور بازاروں وغیرہ میں بغیر پانی کے چھڑکاؤ کے ہرگز جھاڑو نہ دیا جائے۔ اولیٰ یہ ہے کہ یہ جگہیں رات کو صاف کی جائیں۔ یعنی آمد و رفت سے پہلے پہلے۔ ورنہ کوڑا کرکٹ ہاتھ سے اٹھا لیا جائے۔ موٹر اور موٹر سائیکل کچی سڑکوں پہ نہ چلائے جائیں۔ ورنہ بامر مجبوری بہت آہستہ آہستہ۔ پکے فرشوں کو دھو دیا جائے یا گیلے کپڑے سے صاف کیا جائے۔

(۲) ذہنی صفائی کے لئے شور و شر اور بغیر ضرورت اونچی آواز سے باتیں کرنا بہت مضر ہے جس سے ذہنی بحران پیدا ہو کر بہت سی اعصابی اور قلبی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔ منشی اشیاء مثلاً تمباکو اور زیادہ جوش دی ہوئی چائے کا استعمال۔ جو آج کل عام ہے۔ ایسی حالت میں بہت اضافہ کر دیتا ہے۔ جلسہ کے ایام میں ایسی چائے نہ پکائیں۔ بلکہ کیتلی یا متبادل برتن میں چائے کی پتی پر گرم پانی انڈیل کر ڈھکنا بند کر دیا جائے اور زیادہ سے زیادہ چار منٹ کے بعد فوراً استعمال کر لیں۔ اس طرح صرف چائے کی خوشبو حل ہوگی نہ کہ اس کے سمیات جن کے حل ہونے سے چائے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ جس کا ترک کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔

(۳) روحانی صحت کے لئے گناہ اور بُرائی نیز جسمانی و ذہنی صفائی کا فقدان سخت مُضر ہے۔ آخری دونوں باتوں کا اگر نیک نیتی سے خیال رکھا جائے تو یہ اخلاق فاضلہ کا حصہ بن کر روحانیت کے پیدا کرنے اور اس کے استحکام میں بہت مدد دیتی ہیں۔ اسی طرح جھوٹ۔ غیبت۔ جھگڑے اور لغو باتوں میں ضیاع وقت سے بھی پرہیز لازم ہے۔ بلکہ اکثر وقت تقریروں کے سننے اور تسبیح و تحمید کرنے میں صرف ہونا چاہیئے کہ برائیوں سے بچنے کا اعلیٰ گر یہ ہے کہ آدمی اپنے آپ کو نیک کاموں میں مشغول رکھے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے۔ آمین۔

PSALMS OF AHMAD درثمین اردو کا انگریزی نظم میں ترجمہ

ناشر ریویو آف ریلیجنز ربوہ

وصیت

نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصیت مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہے تاکہ اگر کسی صاحب کو اس کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرما دیں۔

—— دسیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان ——

نمبر ۱۳۳۸۷ میں مریم صدیقہ زوجہ چوہدری نور احمد ناصر قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲ر فروری ۱۹۶۴ء مطابق ۲۹ر رمضان المبارک ۱۳۸۳ھ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

(۱) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ایک ہزار روپیہ -/۱۰۰۰ (۲) کان کا زیور طلائی ۹ ماشے قیمتی ۱۲۰ روپے۔ کل جائیداد مبلغ -/۱۱۲۰ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ میں اپنی جائیداد کی کمی بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس کے علاوہ میری کوئی آمد وغیرہ نہیں ہے۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بطور حصہ جائیداد ادا کر کے رسید خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان حاصل کر لوں تو اس قدر رقم وصیت کردہ جائیداد سے کم متصور ہو گی۔ الامۃ مریم صدیقہ بقلم خود ۲/۱۲/۶۴ گواہ شد محمد عبد اللہ معاون ناظر تبلیغ خسر موصیہ قادیان ضلع گورداسپور۔ گواہ شد حکیم محمد سعید مبلغ سلسلہ احمدیہ قادیان ۲/۱۲/۶۴

ابتلائے اہل اللہ

(منقول از مخزن اخلاق مصنفہ مولانا رحمت اللہ سبحانی۔ لدھیانوی)

- حضرت بایزید بسطامی رح سات دفعہ شہر بدر کئے گئے۔
- حضرت ذوالنون رح مصر سے قید کر کے بغداد بھیجے گئے۔
- حضرت سمنون محب رح پر تہمت زنا لگائی گئی اور گردن مارنے کا حکم دیا گیا۔
- ابو سعید رح خراز پر تہمت لگائی گئی اور فتویٰ کفر لگایا گیا۔
- سہیل رح بن عبد اللہ کو بصرہ جلاوطن کیا گیا۔ اور فتویٰ کفر لگایا گیا۔
- حضرت منصور حلاج رح پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا۔ ہزار کوڑے مارے گئے پھر ہاتھ پاؤں کاٹ کر سولی دیا گیا۔ پھر آگ میں جلائے گئے۔ • حضرت جنید رح بغدادی پر فتویٰ کفر لگایا گیا۔
- حضرت امام غزالی رح پر فتویٰ کفر لگایا گیا اور احیاء العلوم جلائی گئی۔
- امام ابو القاسم بن قسمی۔ ابن مرجان رح۔ خومی رح و مرجانی رح قتل کئے گئے۔
- ابراہیم تیمی رح کو ۹۲ھ میں حجاج نے قید کیا۔ اور وہیں مر گئے پھر مزبلہ (بول و براز) میں ڈلوا دئے گئے۔
- امام ابوبکر رح نابلسی قید کر کے مصر روانہ کئے گئے۔ کفر کا فتویٰ دیا گیا اور کھال کھینچی گئی!......
- حضرت عبد اللہ رح بن زبیر کو حجاج نے قتل کروایا۔ اور دروازہ کعبہ پر سولی دئے گئے۔ انہوں نے حجاج کی بیعت نہیں کی تھی۔ • حضرت حسن رض کو زہر دیا گیا۔
- حضرت امام حسین رض انتہائی اذیت کے بعد شہید کئے گئے۔
- حضرت عمر رض۔ حضرت عثمان رض اور حضرت علی رض شہید ہوئے۔
- حضرت رسول کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام پیغمبروں کے مجموعہ مصائب کر زیادہ تکلیف پہنچائی گئی۔

ان کے علاوہ اور بے شمار واقعات گزر چکے ہیں اور تاریخ ان خونی داستانوں سے پُر ہے۔

فرعون نہ زادہ ایم اے دوست درد سر ٭ زیرا کہ اندواشت سر درد ہائے ما
بے گانہ راچہ کار بود از بلائے غم ٭ آں را رسد کہ خاص بود آشنائے ما

- حضرت آسیہ زوجہ فرعون کو حضرت موسیٰ ؑ پر ایمان لانے کی سزا میں کھولتے ہوئے تیل کی کڑاہی میں ڈال کر جلایا گیا۔
- حضرت عمر رح بن عبد العزیز کو زہر دیا گیا۔
- حضرت امام بخاری رح ملک بدر کئے گئے۔ پھر کسی جگہ پناہ نہ ملی۔ اسی بے کسی میں بعالم غربت وفات پائی۔
- حضرت عبد اللہ رح بن عمر بن عبد العزیز کو حجاج کے زہر آلودہ نیزہ پاؤں پر مار کر قتل کروا دیا۔"

خاکسار

عبد الحمید شوق از لاہور

تعلیم الاسلام انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں کی عمارت پایہ تکمیل کو پہنچ رہی ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ سال جس عمارت کا سنگِ بنیاد محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر۔ صدر انجمن احمدیہ نے اپنے ہاتھ سے رکھا تھا۔ وہ اب مکمل صورت میں قائم ہو رہی ہے۔ چھتوں کے لئے ہمیں ایک معین سائز کے گارڈر درکار تھے۔ جو گزشتہ دنوں نایاب تھے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ مل چکے ہیں۔ اور عمارت کا کام شروع ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ دعا فرما دیں۔ کہ وہ اس عمارت کو اور کالج کی دیگر عمارات کو پڑھنے اور پڑھانے والوں کے لئے باعث برکت بنائے۔ اور اس ادارہ کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔

جو احباب اس علاقے سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہاں ذرائع آمد و رفت نہ ہونے کی وجہ سے نیز اقتصادی پسماندگی کی وجہ سے بے حد مشکلات ہیں۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہی ہے کہ ہم یہاں اس کام کا بیڑا اٹھائے ہوئے ہیں۔ جو عموماً خوشحال قصبوں میں پروان چڑھتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوئی دور نہیں۔ کہ وہ اس کالج کی وجہ سے اس علاقے کو خوشحالی اور برتری عطا فرمائے۔ آمین۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ)

کامیابی کی راہیں

بچوں کی تعلیم و تربیت کی خاطر شعبہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ نے چار باتصویر کتب عمدہ کاغذ، سہ رنگا ٹائیٹل کے ساتھ شائع کی ہیں جن میں عمر کا لحاظ رکھتے ہوئے تدریجاً مندرجہ ذیل مضامین کو پیش کیا گیا ہے۔ گویا ایک احمدی کے لئے جن چیزوں کا علم حاصل کرنا ضروری ہے۔ انہیں آسان و عام فہم و دلچسپ رنگ میں بیان کیا گیا ہے۔ گویا دریا کو کوزے میں بند کر دیا گیا ہے۔ اس قسم کی کتب کا مطالبہ ۱۹۶۳ء میں ہونے والے سیمینار میں اکثر احباب کی طرف سے کیا گیا تھا۔

(۱) اسلام اور اس کے پانچ ارکان۔ (۲) ایمان اور اس کے ارکان۔ (۳) نماز مترجم مکمل مع مسائل و جنازہ و عیدین و جمعہ۔ (۴) قرآن مجید اور اس کی دس سورتیں۔ (۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح و سیرت۔ (۶) آپ کے چاروں خلفاء راشدین کے حالات۔ (۷) آپ کے دس اہم صحابہ رض کے حالات۔ (۸) سنت اور حدیث کی اہمیت اور چالیس احادیث۔ (۹) تاریخ اسلام (جنگ بدر، جنگ احد اور مکہ کے حالات)۔ (۱۰) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سوانح حیات اور سیرت۔ (۱۱) خلفائے احمدیت کے حالات زندگی۔ (۱۲) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دس اصحاب کے حالات زندگی۔ (۱۳) تحریک جدید کے کارنامے معہ تصاویر۔ (۱۴) دشمنان اسلام۔ (ڈوئی۔ لیکھرام اور آتھم کے انجام)۔ (۱۵) ادعیۃ القرآن و حدیث النبی و مسیح موعود۔ (۱۶) جماعت احمدیہ کی خصوصیات (وفات مسیح۔ اجرائے نبوت اور صداقت مسیح موعود ؑ)۔ (۱۷) قادیان اور ربوہ۔ (۱۸) مسجد، ماں باپ اور طفل کے آداب۔ (۱۹) خدمتِ خلق۔ صفائی۔ سکول کی تعلیم۔ کھیل۔ تقریر۔ مضمون نویسی اور ابتدائی طبی امداد کے متعلق اہم معلومات۔ (۲۰) جابجا درثمین، کلام محمود وغیرہ سے شاندار نظمیں۔ بچوں کی تعلیمی اور تبلیغی دلچسپی کو برقرار رکھنے کے لئے تیس تصاویر آرٹ کاغذ پر پیش کی گئی ہیں۔

چاروں کتب کا ٹائیٹل تین رنگوں سے مزین ہے جس میں منارۃ المسیح اور مسجد اقصیٰ کو پیش کیا گیا ہے۔ قیمت مکمل سیٹ۔ صرف دو روپے ہیں شعبہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ سے مل سکتی ہے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

فوری ضرورت

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ایک باورچی کی آسامی کے لئے ایک محنتی اور ماہر باورچی کی ضرورت ہے۔ معقول تنخواہ۔ حسب قابلیت و تجربہ دی جاوے گی۔

خواہشمند احباب اپنی درخواستیں امیر جماعت یا پریذیڈنٹ صاحب کی معرفت فوری بنام چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ بھجوائیں۔

(مرزا منور احمد)

معاصرین سے :-

جماعت اسلامی کا فلسفۂ اضطرار

(از مولانا امین احسن اصلاحی منقول از روزنامہ وفاق ۱۴ نومبر ۱۹۶۴ء)

نوٹ :- ضروری نہیں کہ ادارہ ہر امر میں مضمون نگار سے متفق ہو اس مضمون کو نقل کرنے سے یہ دکھانا مقصود ہے کہ مودودی صاحب کس طرح اپنی سیاسی مصالح کے مطابق دین قیم میں تحریف و حیل کا دروازہ کھول رہے ہیں :-

"تحریف مذہب اور جماعت اسلامی :-

ہمارے ملک میں اسلام کا حلیہ بگاڑنے والوں کا ایک گروہ تو جدید تعلیم کی بدولت بہت پہلے سے پیدا ہو چکا ہے اور اس کی کوششوں سے مذہب کے خلاف آئے دن نت نئے فتنے اٹھتے رہتے تھے لیکن عجب ہے جماعت اسلامی نے سیاست بازی کے میدان میں قدم رکھا ہے اس نے تحریف مذہب کے ایسے ایسے اصول ایجاد کرنے شروع کر دیئے ہیں کہ اس میدان میں دوسرے تمام شاطروں کو اس نے مات دے دی ہے مغرب زدہ طبقہ جو تحریف کرتا ہے اس کے لئے وہ یہ طریقہ اختیار کرتا ہے کہ جس چیز کو ماننا نہیں چاہتا اس کا سرے سے مذہب ہونا ہی تسلیم نہیں کرتا اگر قرآن کی کوئی آیت اس کی مزاحم ہوتی ہے تو اس کی الٹی سیدھی کوئی تاویل کر دیتا ہے اگر کوئی حدیث سامنے آتی ہے تو اس کو عجمی سازش قرار دے دیتا ہے یہ شرارت بھی اگرچہ مذہب کے خلاف ایک بہت بڑی شرارت ہے لیکن ایک پہلو اس کا غنیمت ہے کہ اس سے تحریف کے لئے کسی مستقل فتنے کی بنیاد نہیں پڑتی۔ لیکن جماعت اسلامی نے جو طریقہ اختیار کیا ہے وہ یہ ہے کہ وہ تحریف بھی کرتی ہے، اور اسی تحریف کے ساتھ تحریف کے لئے ایک مستقل اصول بھی وضع کر دیتی ہے تاکہ اس سے برابر انڈے بچے پیدا ہوتے رہیں۔

اس جماعت نے پہلے تو اسلام کے مختلف پہلوؤں پر بے شمار کتابیں لکھ لکھ کر چھاپیں۔ ملک کے کونے کونے میں ان کو پھیلایا۔ اس کے کارکنوں نے لوگوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر وہ کتابیں مطالعہ کرائیں۔ لیکن اب جبکہ اس کا اپنا ہی پھیلایا ہوا لٹریچر اس کے سیاسی اغراض کی راہ میں مزاحم ہو رہا ہے اور اسے ضرورت محسوس ہوئی کہ اپنی ہی حرام ٹھہرائی ہوئی بعض چیزوں کو جائز قرار دے تو اس کے لئے اس نے جھٹ ایک اصول گھڑ دیا۔ کہ دین میں جو چیزیں حرام قرار دی گئی ہیں۔ وہ دو قسم کی ہیں ایک تو وہ ہیں جن کی حرمت ابدی اور قطعی ہے ان کی حرمت کسی حالت میں حلت سے نہیں بدل سکتی دوسری وہ ہیں جن کی حرمت شدید ضرورت کی حالت میں حلت سے تبدیل ہو جایا کرتی ہے اس اصول کے تحت جماعت کے لئے یہ بات بالکل جائز ہے کہ جب اس کو شدید ضرورت پیش آ جائے۔ وہ دین کی حرام کی ہوئی چیزوں میں سے (جس کی حرمت اسے خود بھی تسلیم ہے) کسی چیز کو جائز قرار دے لیا کرے۔

شریعت نے حرمتوں کے درمیان نہ تو ابدی اور غیر ابدی۔ قطعی اور غیر قطعی کے قسم کی کوئی تفریق کی ہے۔ نہ شدید ضرورت کے تحت کسی حرمت کے حلت میں تبدیل ہو جانے کا فتویٰ دیا ہے۔ یہ دونوں باتیں ان حضرات کے اپنے ذہن کی ایجاد ہیں اور مقصود ان کے ذہن کی ایجاد سے شریعت کی ان پابندیوں سے پیچھا چھڑانا ہے جن کو کتابوں میں لکھ فروخت کرنا تو آسان تھا۔ لیکن سیاسی حوصلوں کے ساتھ اب عملاً ان کو نباہنا ان کے لئے ممکن نہیں رہا۔ شریعت میں بات کہی گئی ہے وہ تو یہ ہے کہ ہر حرام سے بچو۔ البتہ اگر اکراہ یا اضطرار کی حالت پیش آ جائے تو اس صورت میں آدمی کو اس بات کی رخصت ہے کہ کسی حرام سے فائدہ اٹھا لے بشرطیکہ نہ اس حرام کا خواہش مند ہو نہ اس حد سے آگے بڑھے جو رفع ضرورت کے لئے ناگزیر ہے۔"

(باقی)

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

سرمۂ نور رجسٹرڈ

جملہ امراضِ چشم کیلئے

اکسیر ثابت ہو چکا ہے

ہمیشہ خریدتے وقت

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ سیالکوٹ

کا لیبل ملاحظہ فرما لیا کریں

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

ٹنڈر نوٹس

صرف یو ایس اے کے مینوفیکچررز / سپلائرز سے قابل ترجیح یہ کہ پاکستان میں ان کے ایجنٹوں کے ذریعہ ہو مندرجہ ذیل آئٹموں کے لئے ٹنڈر مطلوب ہیں جن میں وضاحت کے ساتھ ایجنٹوں کا کمیشن درج ہونا چاہیئے۔ جبکہ قیمتوں میں شامل ہو۔

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر بمعہ سٹورز اور مقدار کی مختصر تشریح	ٹنڈر کے مکمل دستاویزات بشمول ڈاک و پیکنگ اخراجات کی قیمت (ناقابل واپسی)	فروخت کی تاریخ	وصولی کی تاریخ اور وقت	کھلنے کی تاریخ اور وقت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
	P.6/378/D4-64(AID LOAN.NO.070)64 سیمنٹ کمپریشن ٹیسٹنگ مشین۔ بجلی سے گرم ہونے والی تنور نما بھٹی اور بجلی سے گرم ہونے والی بھٹی کے لئے تھرمامیٹرز چار عدد۔	۱۰ روپے	۲۸/۱۱/۶۴ تا ۹/۱/۶۵	۱۱ جنوری ۱۹۶۵ء بوقت ۸ بجے	۱۱ جنوری ۱۹۶۵ء بوقت ۹ بجے

۲۔ ٹنڈر فارم (ناقابل منتقلی) دستخط کنندہ ذیل کے دفتر اور دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز (انسپکشن) پی ڈبلیو ریلوے کراچی چھاؤنی سے جمعہ کے علاوہ تمام ایام کار میں ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک مندرجہ بالا قیمت نقد یا بذریعہ منی آرڈر ڈاک کے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ پوسٹل آرڈر چیک بنک ڈرافٹ۔ انعامی بانڈ بنک ڈیپازٹ رسید اور نیشنل سیونگز سرٹیفیکیٹ وغیرہ مذکورہ بالا ٹنڈر فارموں کی قیمت کے طور پر وصول نہیں کئے جائیں گے۔ امریکہ (یو ایس اے) کے ٹنڈر دہندگان کی دستاویزات بلا معاوضہ قونصل جنرل آف پاکستان ۱۲ البٹ ۶۵ ویں سٹریٹ نیویارک ۲۱۔ این وائی سے حاصل کر سکتے ہیں۔

صرف مقررہ ٹنڈر فارموں پر موصولہ پیشکشوں ہی پر غور کیا جائے گا۔

ٹنڈر کو موقع پر موجود ٹنڈر دہندگان کے روبرو کھولا جائے گا۔

۳۔ کوئی ٹنڈر یا اس سے متعلق کوئی استفسار یا ترسیل زر دستخط کنندہ ذیل کے نام پر نہیں ہونی چاہیئے۔

دستخط :- اے حمید پی آر ایس

چیف کنٹرولر آف پرچیز۔ پی ڈبلیو ریلوے۔ لاہور۔

ہمدرد نسواں (لڑکی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس اینیس ۱۹ روپے

ہم نے ہی ساری دُنیا کو حلقہ بگوشِ اسلام بنانا ہے

ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی کوششوں کو تیز سے تیز تر کرتے چلے جائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۵۹ء کے جلسہ سالانہ میں ساری جماعت سے یہ عہد لیا تھا کہ وہ اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے لئے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے

حضور نے یہ عہد لینے سے قبل احباب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا احسان ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس زمانہ میں تبلیغ اسلام کی آگ لوگوں کے دلوں میں پھر بھڑکائی اور آپ نے اپنے انفاس قدسیہ سے ایک ایسی جماعت پیدا کر دی ہے جو اسلام کو تمام دنیا میں پھیلانے کا تہیہ کئے ہوئے ہے مگر اس کے لئے ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے سارا ہندوستان باقی ہے سارا انگلستان باقی ہے۔ سارا روس باقی ہے۔ سارا سکنڈے نیویا باقی ہے سارا جرمنی باقی ہے۔ سارا آسٹریلیا باقی ہے اس کوتاہی کا علاج ہم نے کرنا ہے اور ہم نے ہی ساری دنیا کو حلقہ بگوش اسلام بنانا ہے۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی کوششوں کو تیز سے تیز تر کرتے چلے جائیں اور اسلام کے غلبہ کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ مسیح محمدی مسیح موسوی سے اپنی تمام شان میں بڑھ کر ہے۔ پس اگر مسیح موسوی کی امت ۱۹۵۹ سال سے دنیا پر غالب چلی آرہی ہے تو ہم امید کرتے ہیں کہ مسیح محمدی کے ماننے والوں کو کم از کم چار ہزار سال تک دنیا پر غلبہ حاصل رہے گا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ غلبہ عطا کر دے تو یہ اس کا احسان ہے بہرحال تبلیغ اسلام کا کام ہماری زندگیوں تک محدود نہیں بلکہ ہم سب کے مرنے کے بعد بھی ہزاروں سال تک جاری رہے گا۔ اس عرصہ میں ہمیں یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت باقی تمام فرقوں اور مذہبوں پر چھا جائے گی اور اسلام دنیا میں کامل طور پر غالب آجائے گا۔

میں اس موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام اولاد کو خواہ وہ آپ کے بیٹے ہیں یا پوتے اور نواسے ہدایت کرتا ہوں کہ وہ میرے سامنے اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر اس بات کا اقرار کریں کہ وہ ہمیشہ اپنے آپ کو خدمت دین میں لگائے رکھیں گے اور اپنی آئندہ نسلوں کو بھی احمدیت کی تبلیغ کی طرف توجہ دلاتے رہیں گے اور یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رکھیں گے۔ یہاں تک کہ قیامت آجائے۔ مگر چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر سچے دل سے ایمان لانے والے تمام احمدی بھی خواہ کسی جگہ کے رہنے والے ہوں آپ کے روحانی بیٹے ہیں۔ اس لئے جماعت احمدیہ کے تمام دوستوں کو چاہیئے کہ وہ بھی اس عہد میں شامل ہوں۔

میں اس وقت عہد کے الفاظ دہراؤں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے تمام افراد اور آپ کے روحانی بیٹے کھڑے ہو جائیں اور اس عہد کو دہرائیں:۔

اشھد ان لا الٰہ
الا اللہ وحدہٗ
لاشریک لہٗ واشھد
ان محمداً عبدہٗ
ورسولہٗ۔

ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر یہ اقرار کرتے ہیں کہ ہم اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے۔ اور اس مقدس فرض کی تکمیل کے لئے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسول ؐ کے لئے وقف رکھیں گے۔ اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔

ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخر دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے۔ تاکہ قیامت تک خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔ اے خدا تو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اللّٰھم آمین۔ اللّٰھم آمین اللّٰھم آمین

یہ اقرار جو اس وقت آپ لوگوں نے کیا ہے اگر اس کے مطابق قیامت تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جسمانی اور روحانی اولاد اشاعت اسلام کے کام میں مشغول رہے تو یقیناً احمدیت تمام دنیا پر چھا جائے گی اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے گا۔"

(الفضل ۱۶ فروری ۱۹۶۰ء)

سیرالیون کے احمدیہ سیکنڈری سکول کی نمایاں کامیابی

فٹ بال کے صوبائی ٹورنامنٹ میں چیمپئن شپ جیت لی

لبو۔ (سیرالیون مغربی افریقہ) مکرم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول بو بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سکولوں کے صوبائی ٹورنامنٹ میں احمدیہ سیکنڈری سکول نے فائنل میچ میں اپنے مد مقابل کو شکست دے کر چیمپئن شپ جیت لی ہے فالحمد للہ علے ذالک۔

اس ٹورنامنٹ میں صوبے کے بیس سکولوں کی ٹیموں نے شرکت کی تھی فائنل میچ قریباً دس ہزار تماشائیوں نے دیکھا احمدیہ سیکنڈری سکول کی یہ نمایاں کامیابی سکول اور جماعت احمدیہ کے لئے بفضل اللہ تعالیٰ بہت نیک نامی کا موجب ہوئی ہے اور ملک بھر میں اس کا بہت چرچا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سکول کی اس کامیابی کو سکول کے لئے اور جماعت احمدیہ سیرالیون کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ اور اسے مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے آمین۔

مکرم صوفی مبارک احمد صاحب وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مکرم محمد اسماعیل صاحب لقا پوری کراچی سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم صوفی مبارک احمد صاحب مورخہ ۲۷ نومبر ۱۹۶۶ء بروز جمعۃ المبارک ساڑھے پانچ بجے صبح وفات پا گئے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

نماز جنازہ احمدیہ ہال میگزین لین کراچی میں مکرم مولانا عبدالمالک خاں صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ جس میں مقامی احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے بعد ازاں مرحوم کی نعش کو ہاؤسنگ سوسائٹی کے قبرستان میں امانتاً دفن کیا گیا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور مرحوم کے بچوں اور بیوہ اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

جلسہ سالانہ پر دکان لگانے کے خواہشمند احباب کیلئے اطلاع

جلسہ سالانہ کے موقع پر دکان لگانے کے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق کے ساتھ نظارت امور عامہ کے توسط سے افسر صاحب جلسہ سالانہ کو پندرہ دسمبر تک بھجوا دیں اس کے بعد آنے والی درخواستوں پر غور نہ کیا جا سکے گا۔ احباب مطلع رہیں کہ حسب فیصلہ نظارت امور عامہ ارشاد دکان لگانے کی اجازت نہ ہوگی۔

(منتظم دکانات جلسہ سالانہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴